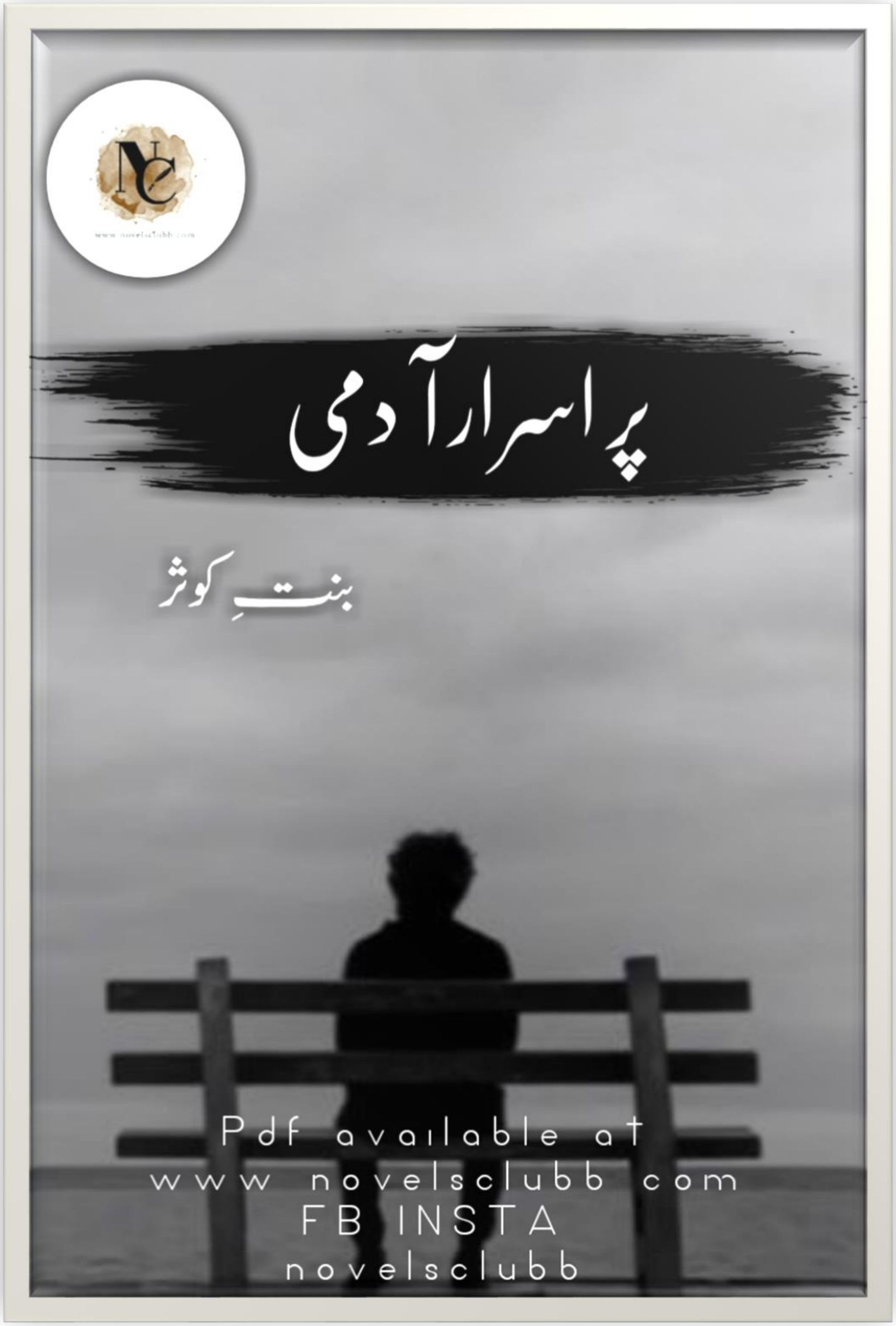
پراسرار آدمی
بنتِ کوثر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

پُراسرار آدمی

از

بنتِ کوثر

www.novelsclubb.com

میں اپنے ماں باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔اسی لیے خاندان بھر میں سب کا لاڈلا اور ماں باپ کا آنکھوں کا تارا تھا۔مجھے شروع سے باہر تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔اور میرے اس شوق کو میرے باپ بھی جانتے تھے۔انٹر کے امتحانات کے بعد میں فیصلہ کے مطابق جرمنی جانے کی ضد کی۔مجھے بزنس اینڈ مینیجمنٹ میں دلچسپی تھی۔میرے والد صاحب بھی یہی چاہتے تھے۔کیونکہ وہ چاہتے تھے کہ بزنس پڑھ کر میں ان کا بزنس سنبھالوں۔میری والدہ مجھے اکیلے بھیجنے پر کبھی راضی نہ تھی۔ایک دن بھی میرے بغیر گزارنا ان کے لیے ناممکن تھا۔اور اس بار بھی انہوں نے خوب مخالفت کی لیکن میری ضدی طبیعت کے باعث وہ جلد ہار مان گئیں اور روتے ہوئے مجھے دعاؤں کے سائے میں رخصت کیا۔

www.novelsclubb.com

جرمنی کی سرزمین پہ قدم رکھتے ہی میں نے اس کی فضا میں گہری سانس بھری۔وہاں کی GISMA یونیورسٹی میں میرا آرام سے داخلہ ہو گیا۔میں نے یونیورسٹی کے قریب ہی ایک اپارٹمنٹ خرید لیا جس میں میرے ساتھ ایک اور لڑکا بھی رہتا تھا۔

میرے چار سال خوشگوار گزرے۔میں ہمیشہ سے ہی رات کا باشندہ رہا تھا۔مجھے راتیں جاگ کر گزارنے کی عادت تھی۔اور دوسری عادت تھی سوچنے کی۔راتوں کو میں لمبی سیر کے لیے نکل جایا کرتا تھا۔مجھے شروع سے ہی ڈراؤنی فلمیں دیکھنے کی عادت تھی۔اور سب سے بڑی بات تھی کہ مجھے بڑی سے بڑی ڈراؤنی مووی دیکھ کر ڈر نہیں لگتا تھا۔میرا روم میٹ رات ہوتے ہی نو یا دس بجے سو جایا کرتا تھا۔اور میں جو پوری رات جاگنے کا پلین کرتا تھا وہ فیل ہو کر رہ جاتا۔۔

وہ بڑا ڈرپوک قسم کا آدمی تھا۔جس کسی دن میں ہارر مووی لگاتا تھا تو بمشکل تھوڑی سی مووی دیکھ کر ڈر کر بستر میں چھپ جاتا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر ساری رات ڈر ڈر کر اٹھ کر بیٹھ جاتا۔۔پوچھو۔۔اب بھلا اتنا بھی کیا ڈرنا!!!!!

پھر یہی ہونے لگا کہ میں اس کے سونے کے خیال سے اپارٹمنٹ سے باہر نکل جایا کرتا۔ جرمنی میں رات کے دو بجے تک بھی شہر روشنیوں میں نہایا ہوا لگتا تھا۔ پھر میں لمبی سیروں کو نکل پڑتا۔مجھے کبھی بھی سنسان سڑکوں یا گلیوں سے ڈر نہیں لگا۔

لیکن میرا یہ خیال اس دن غلط ثابت ہو گیا۔

وہ سردیوں کی ایک سرد اور ڈراؤنی رات

www.novelsclubb.com

تھی۔اس دن شاید بدھ کا دن تھا۔اس دن بھی شام کو میں اپنے اپارٹمنٹ سے نکل کر ایک پارک میں آگیا۔وہاں پر ارد گرد پولیس کا پہرہ لگا تھا۔

یہ تو روز کا معمول تھا اسی لیے میں توجہ دیئے بغیر اندر آگیا۔یہ ایک خاموش رات تھی۔حالانکہ یہ ہفتہ کی رات تھی اور ویک اینڈ پہ ایسی خاموشی بڑی تعجب کی بات

تھی۔ سڑک پہ بھی اکادکا گاڑیاں ہی نظر آرہی تھی۔ دکانیں بھی تقریباً بند ہوچکی تھی۔ یہاں تک کہ فٹ پاتھ اور پارک میں بھی رش نہ ہونے کے برابر تھا.

میں تقریباً ایک گھنٹہ یونہی سوچتے ہوئے سیگریٹ کے کش لگاتا چلتا رہا۔ جب مجھے محسوس ہوا کہ پارک بالکل خالی ہوچکا ہے تو میں نے بھی واپس اپارٹمنٹ جانے والی گلی کی طرف رخ موڑ لیا۔

اور یہ بالکل اچانک اور پہلی دفعہ تھا جب میں نے اس کو محسوس کیا۔

گلی کے بالکل آخر پہ وہ ایک ڈانسر کا عکس تھا۔ اس کا ڈانس ہو بہو "والٹز" کی طرح تھا --یہ جرمنی اور آسٹریا کا ایک روایتی رقص ہوتا ہے جس میں پاؤں گولائی میں گھومتے ہوئے فرش کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں۔ لیکن اس کا ڈانس کچھ مختلف سا، کچھ عجیب سا تھا۔

کیونکہ وہ اپنی جگہ پہ رہنے کی بجائے ایک ایک سٹیپ میں گھومتا ہوا آگے کو قدم بڑھا رہا تھا۔ اسے "ڈانس واکنگ" بھی کہہ سکتے ہیں۔

وہ رقص کرتا ہوا میرے نزدیک آتا جا رہا تھا۔اس کی چال میں ہلکی لڑکھڑاہٹ محسوس کرتے میں نے اندازہ لگایا کہ شاید اس نے شراب پی ہے۔۔بہر حال جو بھی تھا۔

مجھے مزہ آرہا تھا جو تنہائی میں خود کے لیے تفریح کا سامان مہیا کر رہا تھا۔

جیسے وہ نزدیک آیا میں اپنی جگہ سے ہٹ کر سڑک کنارے چلا گیا تا کہ اسے زیادہ جگہ مل سکے اور وہ آگے گزر سکے۔جیسے جیسے اس کے قدم میرے طرف بڑھ رہے تھے میں حیران رہ گیا کہ کتنی مہارت سے وہ ڈانس کر رہا تھا۔اس کی ایک ایک چال بہت خوبصورت تھی۔

www.novelsclubb.com

میں محویت سے اسے پلک جھپکائے دیکھی جا رہا تھا۔وہ ایک لمبے قد کا دبلا ادھیڑ عمر آدمی تھا جس نے پرانا سا سلوار قمیض پہنا ہوا تھا۔اب وہ اتنا قریب آگیا میں روشنی میں اس کا چہرہ بھی دیکھ سکتا تھا۔اس کی آنکھیں۔۔۔۔وہ۔۔وہ کچھ عجیب تھیں۔۔بہت بڑی بڑی کالی آنکھیں،،کچھ عجیب سے ویرانی لیے۔۔۔اور اس نے

اپنا سر تھوڑا سا پیچھے کی طرف موڑا ہوا تھا۔وہ آسمان کی طرف دیکھ رہا تھا۔یہ میرے لیے دوسری بڑی حیرانی کی بات تھی کہ کیسے وہ آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے سامنے کی طرف آرہا تھا۔شاید اسے اس جگہ کا اندازہ تھا۔۔یا وہ پہلے یہاں آتا رہتا ہو گا۔

لیکن میں نے کبھی اس کو یہاں نہیں آتے دیکھا تھا۔میں باقاعدگی سے یہاں آتا تھا۔اگر ہوتا تو مجھے ضرور نظر آتا۔

اس کے منہ پہ ایک جوکر کی طرح مصنوعی دردناک مسکراہٹ بنائی گئی تھی۔میں نے اس پر سے نظریں ہٹائیں۔اس سے پہلے کہ وہ مزید میرے نزدیک آتا میں نے اپنے قدم خالی گلی کی طرف موڑے تاکہ واپس جاسکوں۔اور جیسے ہی میں دوسری سائیڈ پہ پہنچا میں نے ایک لمحے کے لیے واپس مڑ کر دیکھا تو میں اپنی جگہ پہ جم کر رہ گیا۔وہ آدمی رقص کرنا چھوڑ چکا تھا اور اب بالکل میرے برابر دوسری سائیڈ پہ

ایک ہی پاؤں پہ کھڑا تھا۔اس کا رخ میری جانب تھا لیکن چہرہ ہنوز آسمان کی جانب تھا۔اس کی مسکراہٹ بھی ویسے ہی پھیلی ہوئی تھی۔

میں اس صورتحال پہ مکمل طور پہ بے سکون تھا۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔میں نے جھنجھلاتے ہوئے دوبارہ چلنا شروع کردیا لیکن میری نظریں اسی پہ ہی تھیں۔وہ وہیں پہ رکا تھا۔۔ساکت سا۔۔ایک ہی پاؤں پہ۔۔۔مسکراتا ہوا۔۔۔

میں نے ایک لمحے کے لیے اس کی طرف سے چہرہ موڑ لیا۔۔۔اور سامنے سڑک اور گلی کو دیکھا جو بالکل سنسان تھی۔

ہنوز بے چینی میرے اندر بھری تھی۔میں نے دوبارہ چہرہ موڑ لیا تاکہ دیکھ سکوں کہ وہ ابھی تک کھڑا ہے یا پھر چلا گیا ہے۔اسے نا پا کر ایک لمحے کے لیے میں نے سکھ کا سانس لیا لیکن پھر میں نے اسے دیکھا۔وہ سڑک کراس کر چکا تھا اور تھوڑا سا نیچے جھکا ہوا تھا۔میرا دل دھک سے رہ گیا۔کچھ فاصلے اور کچھ اندھیرے کی وجہ سے میں اندازہ نہیں لگا پایا لیکن وہ اب بھی میری طرف ہی رخ کیے ہوئے تھا۔

مجھے یہ دیکھ کر شاک لگا کہ میں نے صرف 10 سیکنڈ کے لیے اس پر سے نظریں ہٹائیں تھیں اور وہ سڑک کراس کر چکا تھا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ بہت تیزی سے بڑھا تھا۔

میں صدمے کی حالت میں کچھ دیر وہیں کھڑا رہا اور اسے دیکھتا رہا۔

اور پھر وہ ہوا جو غیر توقع تھا۔ اس نے تیزی سے میری طرف بڑھنا شروع کر دیا۔ اس نے بڑے بڑے پاؤں کی انگلیوں پہ چلتے ہوئے قدم اٹھائے۔

مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ اس وقت اس کے قدموں کی رفتار کو دیکھ کر بظاہر تو مجھے اپنے بیگ میں سے مرچوں کا سپرے یا پھر فون نکالنا چاہیے تھا کہ پولیس کو فون کر سکوں لیکن میرا جسم اپنی جگہ منجمد ہو گیا تھا۔

جیسے جیسے وہ میرے نزدیک آتا جا رہا تھا میری ٹانگوں نے چلنے سے انکار کر دیا۔ اور پھر وہ رک گیا۔ وہ مجھ سے تقریبا پانچ فٹ کے فاصلے پہ رک گیا۔

اس کے چہرے پہ بنائی گئی مصنوعی مسکراہٹ ابھی بھی پھیلی ہوئی تھی اور چہرہ بھی ہنوز آسمان کی جانب تھا۔اسی وقت میں نے اس سے بات کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہ چیز مجھے غصہ دلا رہی تھی۔میں اس سے پوچھنا چاہتا تھا کہ تمہارے ساتھ مسئلہ کیا ہے۔۔۔؟؟؟کیا چاہتے ہو تم۔۔؟؟

لیکن جو میرے منہ سے نکلا وہ غیر متوقع تھا۔

"?????Whatt"

میں نے سرگوشی میں کہا۔اس وقت مجھے اپنی ہی آواز سے پہلی مرتبہ خوف محسوس ہوا۔جس نے مجھے مزید خوفزدہ کر دیا۔

لیکن اس نے کسی بھی بات پہ کوئی رد عمل نہیں دیا۔وہ وہیں کھڑا رہا بنا کسی حرکت کے۔۔مسکراہٹ لیے۔۔۔میرے چہرے پہ پسینے کے قطرے نمودار ہونا شروع ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر یونہی کھڑے رہنے کے بعد، وہ آہستگی سے واپس مڑ گیا۔اور اپنا تھوڑی دیر پہلے والا رقص پھر سے شروع کر دیا۔ جس کے ساتھ ساتھ وہ قدم آگے بڑھاتا جا رہا تھا۔

اور بالکل پہلے جیسے میں نے اس کی طرف سے رخ نہیں موڑا۔ میں اسے واپس جاتا دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اتنے فاصلے پہ پہنچ گیا کہ نظر نہ آ سکے لیکن ہلکا سا عکس واضح تھا۔اور پھر مجھے کچھ محسوس ہوا کہ وہ اب رقص نہیں کر رہا تھا۔ نہ ہی وہ چل رہا تھا۔وہ دوسری طرف رخ کیے بالکل جامد کھڑا تھا۔

میں خوف کی صورت میں اس کے عکس کو دیکھا جواب بڑا ہو رہا تھا جس کا مطلب تھا۔۔۔ کہ اس نے واپس میری جانب پھر قدم موڑ لیے تھے۔وہ پھر سے میری طرف آ رہا تھا۔اور اس بار وہ بھاگ رہا تھا۔میں نے خوف کی صورت میں بھاگنا شروع کر دیا۔ میں لڑکھڑاتے قدموں سے بھاگتا رہا یہاں تک کہ میں ایک بہتر

روشنی والی سڑک پہ آگیا جہاں ہلکی ہلکی ٹریفک بھی تھی۔ وہاں آ کر میں گھٹنوں کے بل جھکا اور پھر پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ کہیں نہیں تھا۔ میں نے گہرا سانس بھرا۔

گھر جانے کے باقی راستے میں بات بار پیچھے مڑ کر دیکھتا.. بار بار اس کی وہ پھیلی خوفناک مسکراہٹ مجھے نظر آتی۔۔ لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔ اپارٹمنٹ میں پہنچ کر میں نے دروازہ بند کیا اور واش روم جا کر منہ اچھے سے دھویا اور کمرے میں آ گیا۔ احمد کمبل میں دبکا پر سکون سویا ہوا تھا۔ میں نے پھر سے آج کا واقعہ ذہن میں تازہ کیا۔ کتنا عجیب تھا یہ سب۔ وہ انسان جو ڈراؤنی فلمیں دیکھ کر کبھی نہیں ڈرتا تھا ایک انسان کو دیکھ کو کس طرح خوفزدہ ہو کر بھاگ گیا اور اس سوچ نے مجھے خود پہ ہنسنے مجبور کر دیا۔ میں کھل کر ہنسا۔ مجھے اپنی بے وقوفی پہ خوب ہنسی آئی کہ کیا ضرورت تھی ایسے بھاگنے کی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک انسان ہی تو تھا وہ۔اور شاید مجھے ڈرتے دیکھ کر وہ جان بوجھ کر ڈرا رہا تھا۔خیر جو بھی تھا بہت دلچسپ تھا۔اس وقت میرا دل کیا کہ میں اس انسان کو دوبارہ بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔

ظاہر ہے جب دل سے خوف غائب ہوا تو ہمت پھر سے سر اٹھانے لگی۔

انہی سوچوں میں آکر بیڈ پہ سو گیا لیکن اپنی اس بے قوفی کا ذکر میں احمد سے ضرور کرنے والا تھا۔

کچھ دنوں تک میں یہ بات بالکل بھول چکا تھا۔یونیورسٹی کی پڑھائی اور دوستوں کے ساتھ ہنسی مزاح،ہنگاموں میں بالکل بے نیاز ہو چکا تھا۔آج جب میں دوبارہ واک کرنے کی غرض سے اسی پارک میں آیا تو اچانک ہی وہ آدمی میرے ذہن کے منظر پہ لہرایا۔

نامحسوس طور پہ میں اس کا انتظار کر رہا تھا۔میں نے اطراف میں نظریں دوڑائیں لیکن وہ کہیں نہیں تھا۔میں اسی خالی سڑک پہ گیا جہاں وہ مجھے ملا تھا لیکن آج بھی وہ نہیں تھا۔اسی طرح روز میں اس کا انتظار کرتا رہا لیکن وہ نہیں آیا۔

آج میرے یونیورسٹی کے کچھ دوستوں نے کلب جانے کا پلین کیا۔اور مجھے بھی شامل کر لیا۔میں اکثر ان کے ساتھ کلب جاتا رہتا تھا۔سنڈے نائٹ تھی اسی لیے ڈیرک اور مارک نے مجھے اپارٹمنٹ سے پک کر لیا۔اس وقت ہم لوگ کلب میں موجود تھے۔یہ شہر کا سب سے بڑا کلب تھا۔ہر طرح کے لڑکے اور لڑکیاں وہاں موجود تھیں۔کوئی بانہوں میں بانہیں ڈالے رقص کر رہے تھے۔ڈیرک اور مارک بھی جا کر ڈرنک کرنے لگے۔میں کاؤنٹر پہ آکر ایک سٹول پہ بیٹھ گیا۔وہاں سے ایک ڈرنک اٹھا کر گلاس میں انڈیل میں پینے لگا۔روشنیاں بکھیرتا یہ ماحول ایک مدہوشی سی ہر طرف طاری کر رہا تھا۔میں وہاں ارد گرد پہ نظریں جمائے بیٹھا تھا۔ڈیرک اور مارک بھی فل نشے میں اب ڈانس فلور پہ مگن تھے۔اچانک میری

www.novelsclubb.com

نظر انٹرنس کی طرف پڑی۔اور جو میں نے دیکھا وہ بالکل غیر متوقع تھا۔دروازے کے باکل وسط میں وہ کھڑا تھا۔۔وہی اس دن والا آدمی۔۔وہی پھیلی مسکراہٹ۔

لیکن آج کچھ مختلف تھا۔اور مختلف تھیں اس کی نظریں۔۔آج وہ آسمان کو جانب نہیں دیکھ رہا تھا۔بلکہ اس کی نظروں کا مرکز میں تھا۔وہ بالکل جامد کھڑا میری جانب دیکھ رہا تھا۔عجیب پراسراریت تھی اس کی آنکھوں میں۔

میں بالکل سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔جس آدمی کو میں بار بار تلاش رہا تھا آج وہ پھر میرے سامنے تھے لیکن نظروں میں نظریں جمائے۔

پہلے پہل مجھے لگا کہ یہ شاید میرا وہم ہے۔۔مجھے شراب کا اثر ہو گیا ہے۔یا میں نے اس شخص کو اتنا خود پہ سوار کر لیا تھا کہ وہ مجھے حقیقت میں نظر آنے لگا ہے۔میں نے دو تین بار آنکھیں ملیں لیکن وہ وہیں تھا۔

لیکن آج مجھے ڈرنا نہیں تھا۔میں اس سے پوچھوں گا کی وہ کون ہے اور کیا چاہتا ہے مجھ سے؟؟؟اسی خیال میں میں چھلانگ مار کر سٹول سے اترا اور قدم اس کی جانب

بڑھائے۔وہ مجھے اپنی طرف آتے دیکھ رہا تھا۔میں تیزی سے اس کی جانب آرہا تھا۔اس دن میں اور آج کے دن میں فرق یہ تھا کہ اس دن وہ میری طرف بڑھ رہا تھا اور آج میں اس کی جانب بڑھ رہا تھا۔

اس کی جانب آتے ہوئے میری ٹکر وہاں سے گزرتے ڈرنک سرو کرتے ویٹر سے ہو گئی جس کے نتیجے میں ٹرے اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پہ جا گری۔ڈرنک میری شرٹ کو خراب کرتی چلی گئی۔میں کچھ طیش کے عالم میں اس ویٹر کر دیکھا جو ایکسکیوز کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔میں نے دل میں اسے گالیوں سے نوازا اور واپس جھٹکے سے دروازے کی سمت دیکھا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔۔وہ جا چکا تھا۔

"ڈیم اٹ۔۔۔"میں نے غصہ سے ایک ہاتھ کا مکا بنا کر دوسرے ہاتھ کی ہتھیلی پہ مارا۔

پھر میں دروازے سے بھاگ کر باہر نکلا لیکن وہاں کوئی نہیں تھا۔ دور دور تک اس کا نام نشان نہیں تھا۔ کچھ جھنجھلاہٹ اور برے موڈ کے ساتھ میں واپس اکیلا ہی اپارٹمنٹ چلا گیا۔

یہ اگلی رات کی بات ہے جب میں کھڑکی میں کھڑا سگریٹ پھونک رہا تھا۔ ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ میں نے سگریٹ ختم کی اور جونہی میں پردے برابر کرنے لگا میری نظر ٹھہر گئی۔ میں تقریبا گیارہویں فلور پہ تھا۔ وہاں سے نیچے پارک کا منظر صاف دکھائی دیتا تھا۔

وہ وہی آدمی تھی۔ سو فیصد وہی تھا جو سڑک کنارے کھڑا میری جانب نگاہیں اٹھائے اوپر دیکھ رہا تھا۔ خوف کی ایک سرد لہر میری پورے جسم میں دوڑ گئی۔ آج پہلی بار اس سے مجھے خوف محسوس ہوا تھا۔ میرے دل کی دھڑکن بڑھ چکی تھی۔ ناجانے یہ کون تھا جو یوں ہاتھ دھو کر میرے پیچھے پڑ گیا تھا۔ اس وقت اگر میں اس کے پاس جاتا بھی تو وہ پھر سے غائب ہو جاتا۔ میں نے کچھ دیر اسے دیکھا۔ وہ

www.novelsclubb.com

بھی وہیں کھڑا رہا۔ایک تیز ہوا کا جھونکا آیا اور مجھ سے ٹکرایا۔میں لرز کر رہ گیا۔

اندھیرا میں وہ ایک عکس واضح تھا لیکن اس کی چمکتی پراسرار آنکھیں اور پھیلی مسکراہٹ نے مجھے واقعی خوف زدہ کر دیا تھا۔میں نے پردے برابر کر دیئے اور آ کر بیڈ پہ بیٹھ گیا۔اس کا خیال میرے دل و دماغ پہ حاوی ہو گیا تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد میں نے پھر سے جا کو پردے ہٹائے تو نیچے کوئی نہیں تھا۔

میں نے ماتھے پہ آیا پسینہ پونچھا اور کھڑکی بند کر دی۔

اور پھر روز ایسا ہونے لگا۔وہ روز وہاں موجود ہوتا میری طرف دیکھتا ہوا، مسکراتا ہوا۔کبھی رقص کرتا ہوا۔۔۔کبھی ایک پاؤں پہ کھڑا ہوا۔اس کی نگاہیں اب صرف میری جانب ہوتی تھیں۔میرے اندر ایک وہشت طاری ہو چکی تھی۔

آج موسم بیے خراب تھا، تیز ہواؤں اور طوفانی بارشوں کی وجہ سے شہر کا حال درہم برہم تھا۔

میں نے کھڑکی کھول کر دیکھا۔ آج بھی وہیں تھا۔ میں خود کو اس کو دیکھنے سے روک نہیں پاتا تھا۔ میں نے کچھ دیر اسے دیکھنے کے بعد پردے برابر کر دیئے۔ میں کھڑکی سے ہٹا تو دروازہ بج اٹھا۔

خوف سے میں نے ڈر کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔ کپکپاتے جسم کے ساتھ میں نے لڑکھڑاتے قدموں سے جا کر دروازہ کھولا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اس کی میری طرف سے پیٹھ تھی۔

"جی کس سے ملنا ہے آپ کو۔۔" میں نے کچھ الجھتے ہوئے پوچھا۔ ان سب میں نے اس پہ دھیان نہیں دیا جہاں وہ ایک ہی پاؤں پہ کھڑا تھا۔ میں اس حد تک ٹینس ہو چکا تھا کہ آنکھوں دیکھی چیز نظر نہیں آتی تھی۔ اب بھی میں کچھ جھنجھلاہٹ میں ڈوبا ہوا تھا کہ رات کہ دو بجے کون آگیا ہے۔

www.novelsclubb.com

میری آواز سن کر وہ آہستگی سے پلٹا جس سے اس کے چہرے کا ایک رخ واضح ہوا اور اس کی پھیلی مسکراہٹ کا بھی ایک کونہ نظر آیا تو میری آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔اب وہ پوری طرح میری طرف مڑ چکا تھا۔ایک ہی پاؤں پہ گھومتا ہوا۔

میں اپنے قدموں پہ لڑکھڑایا۔

"نہیں۔۔۔یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔ابھی پانچ منٹ پہلے وہ نیچے تھا اور گیارھویں فلور تک آنے کے لیے لفٹ سے بھی تقریباً دس منٹ لگتے تھے۔لیکن وہ اتنی جلدی اوپر۔۔۔ناممکن۔۔!!!!

میں اڑے رنگوں اور فق تاثرات سے اسے دیکھ رہا تھا۔

مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔نہ وہ اپنی جگہ سے ہلا نہ میں۔

ہوش میں آتے ہی میں نے جھٹ سے دروازہ بند کر دیا اور لاک لگا دیا۔

میں بے حد ڈر چکا تھا۔یہ سب بہت خطرناک تھا۔میں اڑے ہوئے حواسوں سے کھڑکی کی طرف بھاگا تو وہ رقص کرتے ہوئے نظریں اوپر اٹھائے مسکراتے ہوئے پیچھے کی طرف قدم لے رہا تھا۔مجھے یقین ہو چلا تھا کہ یہ کوئی کوئی دوسری مخلوق ہے۔میرے حواس بالکل جواب دے چکے تھے۔

آج یہ جو کچھ ہوا تھا بہت بہت خطرناک تھا۔میری راتیں تو پہل بھی جاگ کر گزرتی تھیں اب خوف میں گزرنے لگیں۔

میں نیند میں تھا جب مجھے محسوس ہوا کہ کوئی میرے قریب بیٹھا ہے۔مجھے کسی کے کھردرے ہاتھوں کا لمس اپنے بالوں میں محسوس ہو رہا تھا لیکن میں آنکھیں کھولنے سے قاصر تھا۔کچھ تکلیف سی محسوس ہو رہی تھی بالوں میں۔۔۔۔جیسے کوئی بالوں کو جڑوں سے کھینچنے کی کوشش کر رہا ہو۔اس کے بعد مجھے اپنے دل کے مقام پہ کسی تیز چیز کی چبھن محسوس ہوئی تو درد ناقابل برداشت تھا۔مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ

میرے جسم کو جگہ جگہ سے کاٹا جارہا ہو۔میں تکلیف محسوس کرنے کے باوجود بھی اٹھ نہیں پارہا تھا۔

"..,..I know you are awake"

کسی کی سرگوشی مجھے کان میں سنائی دی۔پھر مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرے سامنے والی دیوار پہ خون سے کچھ لکھ رہا ہے۔مجھے ساتھ میں ہلکی ہلکی آواز بھی آرہی تھی۔

".It's your turn,you are next now"

یہ کیا کہا جارہا تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔پھر اچانک ایک جھٹکے سے میری آنکھ کھلی تو میں پسینے میں شرابور جھٹکے سے اٹھا۔کمرے میں اندھیرا تھا۔احمد اپنے بیڈ پہ سویا تھا۔میں نے دیوار کو دیکھا وہ خالی تھی۔کوئی خون نہیں تھا۔میں نے سینے پہ ہاتھ لگایا سب ٹھیک تھا۔وہ صرف ایک خواب

تھا۔۔ لیکن میں ڈر گیا تھا۔۔ بہت ڈر گیا تھا۔ مجھے اب یہاں نہیں رہنا تھا۔ میں نے سوچ لیا تھا کہ میں واپس چلا جاؤں گا۔

اگلے دن میں نے احمد کو جانے کے متعلق بتایا تو اس نے مجھے سمجھایا کہ پیپرز کو دو ہفتے رہ گیے ہیں تو میں ڈگری لے کے جاؤں۔ میں نے بے تحاشا سوچا اور پھر اپنا ارادہ ترک کر کے پیپرز تک رکنے کا فیصلہ کیا۔

اس دن کے بعد سے وہ آدمی مجھے نظر نہیں آیا۔ میرے پیپرز سکون سے گزر گئے ۔۔ دو دن بعد میں نے واپس جانا تھا اسی لیے میں پارک میں آ گیا۔ کافی عرصے سے میں نے پارک آنا ترک کیا ہوا تھا۔ آج اتنے دنوں بعد میں

یں ریلیکس فیل کر رہا تھا۔ چلتا چلتا میں پارک کے کنارے پہنچ گیا تو میں نے وہاں لوگوں کا ہجوم دیکھا اور پولیس کے سائرن سن کر میں اس جگہ آ گیا۔ اسے لگا کہ شاید کوئی ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ میں ہجوم کے قریب گیا تو لوگ ایک لاش کے گرد کھڑے چہ مگوئیاں کر رہے تھے۔ میں ہجوم کو چیرتا ہوا آگے آیا تو قدم آگے بڑھنے

سے انکاری ہو گئے۔آنکھوں کی پتلیاں ساکت ہو گئیں۔جو دیکھا وہ دل ماننے سے انکاری تھا۔

یہ وہی آدمی تھی۔۔وہی ڈانسر۔۔اس وقت وہ روڈ پہ خون سے بھرا ساکت پڑا۔اس کے دل کے مقام پہ گہرا سوراخ تھا جہاں سے دل نکال لیا گیا تھا۔اور بال ۔۔۔سر سے غائب تھے۔سر بھی خون سے بھرا تھا جیسے بال کھینچ کھینچ کر اتارے گئے ہوں۔اس کے جسم پہ بھی گہرے کٹ کے نشان تھے۔

اس کی حالت دیکھ مجھے اپنا وہی کچھ دن پہلے والا خواب یاد آیا جس میں مجھے بھی دل کے مقام پہ تکلیف اور بالوں کا اکھیڑنا محسوس ہوا تھا۔خوف سے میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔اس کا چہرہ پہ آج بھی وہی دردناک پھیلی ہوئی مسکراہٹ تھی۔اور اور۔۔اس کی آنکھیں آج بھی مجھ پہ ٹکی تھیں۔

وہاں پہ لوگوں کی سرگوشیاں سن کر ایسا لگا جیسے وہ اسے جانتے ہوں۔

میں نے ایک آدمی سے اس کے متعلق پوچھا تو اس نے بتایا کہ یہ پاگل آدمی تھا جو سامنے والی بلڈنگ میں اکیلا رہتا تھا۔ کسی نے اس کے بیوی اور بچوں کو بے دردی سے قتل کر کے ان کے دل نکال لیے تھے۔ جس کے بعد سے اس کے دماغ پہ گہرا اثر پڑا اور یہ پاگل ہوتا گیا۔ یہ اکثر یہاں پہ رقص کرتا ہوا پایا جاتا تھا۔ اور لوگوں کو ڈراتا بھی تھا۔ لیکن لوگ اس کے عادی ہو گئے تھے۔ کل رات اس نے خود کی جان لے لی۔ پہلے اپنے بال اکھیڑے اور پھر خنجر سے اپنا دل نکال لیا۔ وہ آدمی افسوس سے سب کہتا جا رہا تھا۔۔

جیسے جیسے وہ بتاتا جا رہا تھا میرے قدموں سے جان نکلتی جا رہی تھی۔ میں نے پھر سے اس کی کھلی آنکھوں میں دیکھا جو مجھ پہ ہی ٹکیں تھیں۔ آج مجھے ایسا لگا جیسے وہ شاید آسمان پہ نظریں ٹکائے خدا سے اپنی فیملی کی موت کی شکایت کرتا ہو گا۔ مجھے ایک لمحے کے لیے اس کے لیے ہمدردی محسوس ہوئی۔ اور پھر مجھے اپنی گردن پہ

کندھوں کے بالکل پاس وہی سرگوشی سنائی دی جوان دو ہفتوں میں ہر وقت میری کانوں میں گونجتی تھی۔

".It's your turn,you are next now"

اور مجھے ایسا لگا جیسے وہ بالکل میرے قریب کھڑا ہو۔میرے مساموں سے پسینہ پھوٹ نکلا۔خوف میرے پور پور میں سرائیت کر گیا۔پولیس نے اس کی لاش پہ کپڑا دیا اور میں نے وہاں سے ہٹنے سے پہلے آخری بار اس کی دردناک مسکراہٹ دیکھی تھی۔

میں بھاگتے ہوئے وہاں سے نکلتا چلا گیا۔میں اگلے دن ہی پاکستان کے لیے روانہ ہو گیا۔

اس واقعے نے مجھ پہ گہرا اثر کیا تھا۔میں کافی حد تک ڈر گیا تھا۔رات کو سوتے ہوئے اٹھ جاتا تھا۔اس کا چہرہ!!!!اس میں کچھ ایسا تھا جو مجھے خوفزدہ رکھتا تھا۔

مجھے ایسا لگتا تھا جیسے وہ آج بھی میرے پیچھے ہے۔

آج بھی مجھے محسوس ہوتا تھا جیسے وہ مسکرا رہا ہو مجھے دیکھ کر۔۔ میرے پیچھے کھڑا۔۔

اور وہ آخری سرگوشی۔!!!! جو مجھے سونے نہیں دیتی تھی۔ لوگ کہتے تھے وہ آدمی پاگل تھا لیکن میں جانتا تھا وہ پاگل نہیں تھا۔ وہ شرابی نہیں تھا۔۔ لیکن وہ پوری طرح سے عجیب تھا۔ اور یہ میری زندگی کا سب سے خطرناک وقت تھا جس کے سائے آج بھی میرے گرد لہرا رہے ہیں۔ ایسا لگتا ہے جیسے وہ انکھیں، وہ پچھلی مسکراہٹ اور وہ سرگوشی پھر سے مل کر میری زندگی کو ایک خوفناک موڑ پہ لے جائیں گی۔

---

www.novelsclubb.com